عروج نقوی

س عصرِ حاضر میں امت مسلمہ کو کون سے مسائل درپیش ہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں ان کا حل تجویز کیجئے۔

Start with the summary of the answer as introduction

امت مسلمہ اس وقت [illegible] جو کہ دنیا کی 25 فیصد آبادی بنتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا کا ہر چوتھا شخص مسلمان ہے۔ دنیا کے 57 ممالک میں اس وقت مسلمانوں کی حکومت ہے۔ دنیا کے بیش بہا اور قیمتی وسائل مسلمان ممالک کے قبضے میں ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے بھی مسلمانوں کے اختیار میں گراں ناگوں زمینی، آسمانی اور سمندری وسائل سے مالا مال ممالک ہیں لیکن قدرتی وسائل کی کثرت اور تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود مسلمان آج زوال پذیر ہیں۔ آج کے دور میں اپنے اسلامی عقائد کا کھل کر اظہار کرنا، عبادات کی انجام دہی کرنا، اپنی اسلامی روایات یا اقدار کا پرچار کرنا شرمندگی کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان جو ایک زمانے میں دنیا کے حاکم تھے آج محکوم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس پستی کی بہت سی وجوہات ہیں جیسے کہ مسلمانوں کی آپس میں بڑھتی ہوئی نا اتفاقی، تعلیمی میدان میں پسماندگی، جہالت، کمزور اقتصادی قوت، انتہا پسندی، غیر اسلامی نظام حکومت، اور مسلم امہ کے سیاسی مسائل۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جیسے اسلامی تعلیمات نے سالوں پہلے دنیا کو ایک نئی روشنی سے ہمکنار کیا اور اندھیروں سے نکالا، اسی طرح آج بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کے نشیب کو دور کیا جا سکتا ہے۔

Give the main heading first

## عدم اتحاد اور بڑھتی ہوئی نا اتفاقی: 1

اسلام مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا سبق اور حکم دیتا ہے لیکن اب دورِ حاضر میں مسلمان ان تعلیمات کو کہیں پیچھے چھوڑ کر تفرقہ جیسے فتنہ کا شکار ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقو

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں مت پڑو۔"

(سورۃ بقرۃ : 256)

Try to add the Arabic of quranic ayats

مسلمان امت آج کے دور میں اپنے دین میں ہی اتنی بٹ چکی ہے کہ اسے اپنے سوا کوئی ٹھیک ہی نہیں لگتا۔ قوم پرستی بھی دین سے اوپر کر دی گئی ہے۔ حدیث نبیؐ ہے کہ:

"مسلمان ایک جسم ہیں جیسے جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین رہتا ہے اسی طرح مسلم امت میں بھی کوئی مصیبت میں ہو تو پوری امت تکلیف میں ہوتی ہے۔"

One reference is enough for a single heading

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ نہ ہی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام سکے اور نہ ہی ایک جسم جیسی اتحاد کی مثال بن سکے اور اسی وجہ سے زوال پذیر ہیں۔

CamScanner

## انتہا پسندی اور دہشت گردی کا پھیلاؤ:

مسلم امت کے اندر کم ہوتی ہوئی برداشت بھی ایک بڑا ذریعہ ہے انتہا پسندی اور دہشت گردی کا آج بدقسمتی سے اسلام کے نام کے ساتھ دہشت گردی کا نام جوڑ دیا گیا ہے جبکہ اسلام کے تو معانی بھی امن کے ہیں۔ بڑھتی ہو انتہا پسندی اور دہشت گردی کی ایک بڑی وجہ کمزور حکومتی نظام اور تعلیمی درسگاہوں سے انتہا پسند اور شدت پسند تعلیم کا فروغ ہے۔ اسلام تو مذہبی رواداری کا دین ہے قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

لا اکراہ فی الدین

"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے"

انتہا پسندی اور دہشت گردی تعلیم کی کمی سے نہیں ہوتی۔ القاعدہ کے بانی اسامہ بن لادن کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے۔ القاعدہ کے چیف لیفٹیننٹ جنرل سرجن تھے۔ مصر کے ایک انتہا پسند خادکن قطب امریکہ ناردرن کولوراڈو کے طالب علم تھے۔ سوویت جنگ کے دوران پاک افغان بارڈر پر 1000 مدارس بنائے گئے جن میں مسلمانوں کو سوویت یونین کے خلاف جنگ پر اکسایا گیا۔ اس کا نتیجہ 2007ء میں تحریک طالبان پاکستان کی شکل میں دیکھنے کو ملا۔ پس ذاتی مفادات کے لیے اسلامی تعلیمات کا غلط استعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں

Keep the description of a single heading brief and increase the number of arguments instead

پوری دنیا میں اسلام کا نام دہشت گردی سے جوڑ دیا
اور دنیا میں اسلاموفوبیا جیسی بیماری نے جنم لیا۔

## و. تعلیمی اور عقلی فقدان:

بینظیر بھٹو نے اپنی کتاب Islam Democracy and West
میں Islam: لکھا ہے کہ "ایک وقت تھا جب مسلمانوں
نے علم و دولت پیدا کیا جس نے انہیں دنیا کے بڑے حصے
پر حکمرانی کروائی ..... دنیا ..... چھوڑ سے سعر مثق یونان
جس کی آبادی 15 میں ہے ہر سال مسلمان ممالک سے
زیادہ کتابیں خرید تے ہیں"

Use marker for references

چائنا کی جیو تنگ لوٹنگ یونیورسٹی نے 2004ء میں
علمی درجہ بندی کروائی جس میں 500 اعلیٰ یونیورسٹیوں میں
ایک بھی مسلمان ممالک میں سے نہیں تھی۔ اس وقت
امریکہ میں 5000 یونیورسٹیاں ہیں۔ انڈیا میں 8000
یونیورسٹیاں ہیں جبکہ عرب ممالک کی کل یونیورسٹیوں
کی تعداد 2600 بھی نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ مسلمان جو ایک وقت پر نامور سائنسدان اور
~~ایجا~~ ایجادات کرنے والے تھے۔ آج تعلیم کے میدان میں
بہت پیچھے ہیں اور اس کو ضروری بھی نہیں سمجھتے
مسلم ممالک اپنی جی ڈی پی (GDP) کا 0.2%
تعلیم پر خرچ کرتے ہیں جبکہ غیر مسلم ممالک 5%
اپنی جی ڈی پی کا تعلیم پر خرچ کرتے ہیں۔

تاریخ:

## .4 مسلم ممالک کی کمزور اقتصادی طاقت:

او۔آئی۔سی (OIC) میں متحد اسلامی ممالک اس وقت اجتماعی طور پر ایک ملک جاپان سے بھی کم تجارت کرتے ہیں. تجارت تو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پیشہ تھا پر اس پر آج دور دور تک مسلمانوں کے ابھرنے کے آثار نظر نہیں آتے۔ اسلامی ممالک کی اجتماعی جی ڈی پی (GDP) اس وقت اکیلے امریکہ سے بھی کم ہے۔ عرب ممالک کی تیل کے علاوہ آمدنی فی کس اوسط امریکہ کے قریب کیں بھی جو اس وقت 62006$ بلین سے راج کر رہا ہے۔ 1964-۱۹۷۴ کے دوران عرب ممالک کی سالانہ آمدنی 9.2$ بلین تھی جو کہ اگلے پانچ سال میں 142$ بلین ہوئی 1973 میں تیل کے بحران کے بعد. لیکن مسلم ممالک کی بدقسمتی یہ ہے کہ ۱۵۰ سے وسائل اور موقعوں سے بھی فائدہ نہیں ہوئے۔ عرب ممالک نے اس آمدن کا ایک بڑا حصہ فلاح و بہبود کے کاموں، اور صنعتی ترقی کے کاموں کی بجائے افغانستان میں سوویت جنگ کے دوران ایران کے اثر و رسوخ کو کم کرنے میں لگا دیا۔

Be specific with your headings

## .5 مسلم امہ کے سیاسی مسائل:

مسلم امہ اس وقت سیاسی مسائل کے بحران کا شکار ہے۔ او۔آئی۔سی اپنا کام مؤثر انداز سے نہیں کر پا رہا اور اس کی حیثیت بھی عالمی سطح پر ٥٩ نیٹو جیسے

اقوام متحدہ کی ہے۔ او آئی سی کی قراردادوں کو بھی مسلم ممالک سنجیدگی سے نہیں لیتے کی وجہ سے آج سیاسی بحران کا شکار ہیں۔ بہت سے اسلامی ممالک میں آمرانہ نظام حکومت ہے جہاں طاقت کا مرکز صرف ایک شخص یا خاندان ہے۔ اس نظام حکومت میں حقوق کی خلاف ورزیاں ہونا بہت عام سی بات ہے۔ ایک اور بڑا مسائل مشرقی وسطی کے تنازعات ہیں۔ عرب سپرنگ (Arab Spring) کے بعد عرب ممالک میں مضبوط نظام حکومت نہ ہونے کی وجہ سے آج وہ ملک خون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لیبیا میں خانہ جنگی ہے، العراق میں داعش کا تسلط ہے۔ فلسطین پر اسرائیل قابض ہے اور مسلم نجات دہندہ کے منتظر نظر آتے ہیں۔

Add more arguments in this part

## امت مسلمہ کے مسائل کا حل

1 اتحاد و اتفاق: امت مسلمہ کے مسائل کا حل

مسلم امہ کے ۹۰ فیصد مسائل ایسے ہی ختم ہو جائیں اگر امت صحیح معانی میں خود کو ایک جسم مان لے اور متفق ہو جائے قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

بات یہی ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں
تم کو چاہیے کہ دو بھائیوں میں صلح کرا دو
(الحجرات: ۱۰)

پس اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو انتہا پسندی، تعصب،
تفرقہ وارانہ جیسے بہت سے عناصر سے محفوظ ہو جائیں

2 تعلیم کا فروغ، عقلی فقدان اور جمود کا خاتمہ:

مسلمان جن کے نبی حضرت محمد ﷺ پر قرآن
کا پہلا لفظ ہی 'اقراء' یعنی "پڑھ" نازل ہوا آج تعلیمی
میدان میں بہت پیچھے رہ چکے ہیں۔ ضرورت اس امر
کی ہے کہ تعلیم کا رجحان عام کیا جائے اور اسے اولین
فرضیہ سمجھا جائے جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا

تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے۔

تعلیم کی رغبت کا حکم قرآن میں بھی آیا ہے۔ سورۃ طٰہٰ
میں اللہ فرماتا ہے

ربِّ زِدْنِي عِلْمًا
اے میرے رب، میرے علم میں اضافہ فرما
(سورۃ طٰہٰ : ۱۱۴)

.3 قدرتی وسائل کے ذریعے اقتصادی مسائل کا حل:

مسلمان ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔
ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وسائل کا صحیح صحیح استعمال

کیا جائے اور اس مال کو فلاح و بہبود اور اسلام کی راہ میں
خرچ کیا جائے۔ کمزور اسلامی ممالک کی مدد کی جائے۔ میں
کے نام سے بنے [illegible] نیچے سب ممالک متحد ہوں اور ایک دوسرے
کے مالی مسائل حل کرنے کے لیے اجتماعی کوشش کریں کیونکہ
حدیث نبویؐ کے مطابق مسلمان ایک جان ہیں۔ اللہ پاک
سورۃ الشوریٰ میں فرماتا ہے۔

اور جو مال ہم نے انہیں دیا ہے اس میں
سے خرچ کرتے ہیں

(الشوریٰ: 38)

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں خرچ
کرتے ہیں انہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے
گا۔

(سورۃ الانفال: 60)

4 اسلام اعتدال اور برداشت کا حکم دیتا ہے:

اسلام میں زبردستی کا تصور نہیں ہے۔ اللہ
پاک قرآن میں فرماتا ہے:

لکم دینکم ولی دین

تمہارے لیے تمہارا دین، میرے لیے میرا دین

(سورۃ الکافرون: 06)

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے اختلاف کا باہمی بات چیت سے حل کیا جائے اور دنیا کے سامنے ایک امن پسند دین کے پیروکار ہونے کا مظاہرہ کیا جائے۔ بین المذاہب مکالمے کو فروغ دے کر ہی یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے کہ اسلام اعتدال کا دین ہے اور برداشت کا حکم دیتا ہے

5 اسلامی سیاسی نظام کا نفاذ:

بڑھتے ہوئے جرائم کی ایک بہت بڑی وجہ اسلامی قوانین کو فراموش کرنا ہے دنیا یہ بات دیکھ سکتی ہے جن ممالک اسلامی سزائیں لاگو کی جاتی ہیں وہاں لوگ دکانیں کھلی چھوڑ کر بھی چلے جاتے ہیں۔ اسلامی قوانین کے بارے میں اتنے سخت احکامات ہیں کہ ایک دفعہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ایک عورت کی چوری کی سزا معاف کر دی جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس کی جگہ فاطمہؓ بھی ہوتی تو میں اُن کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔"

اسلام میں شوریٰ کا نظام ہے اور اسلامی ممالک خاندانی حکمرانوں اور آمرانہ نظام حکومت میں دبے ہیں۔ قرآن میں آتا ہے:

اور اپنے فیصلے باہم مشورے سے کیا کرو۔

(سورۃ الشوریٰ: 38)

09

آمرانہ نظام کا خاتمہ ، شورائی کے نظام کا نفاذ ،
اسلامی قوانین کی پیروی ، اداراتی سیاست کا مؤثر عمل
ہی اسلام کو سیاسی بحران سے نکال سکتا ہے . قرآن میں
اللہ پاک فرماتا ہے :

اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو فرقوں
میں بٹ گئے اور واضح نشانیوں کے انکار کر
بیٹھے .

(سورۃ آل عمران : ۱۰۵)

Increase the number of
arguments.

End the answer with conclusion